تبصرۂ کتب

فعل مضارع در زبان فارسی

مؤلف : ڈاکٹر محمد بشیر حسین　　　ناشر : اظہار سنز، ۱۹ - اردو بازار، لاہور

صفحات : ۳۷۶ + ۱۸　　　قیمت : تیس روپیہ

بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم نے ''قواعد اردو'' کے مقدمہ (ص۔ ۲۰ - ۲۱) میں لکھا ہے کہ اکثر زبانوں کی قواعد کو غیر اہل زبان اقوام نے ترتیب دیا ہے کیونکہ اہل زبان کی بہ نسبت ان کو ایک غیر زبان سیکھنے کے لئے قواعد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ عربی کی قواعد صرف و نحو کو اول ایرانیوں نے مرتب کیا۔ لاطینی، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں کی قواعد کو بھی اکثر دوسری اقوام نے زیادہ لکھا ہے۔ اسی طرح فارسی کی قواعد بھی سب سے پہلے برعظیم پاک و ہند کے محققین کے ہاتھوں ترتیب پائی۔ ابھی تک اس خطہ میں فارسی قواعد پر تقریباً سو سے زیادہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے بہت بعد دوسری اقوام نے جیسے انگریز، جرمن اور مصری اور لبنانی عربوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ گذشتہ ستر اسی سال سے ایرانی محققین نے بھی اس میدان میں تحقیق شروع کردی ہے۔

ڈاکٹر بشیر حسین کی کتاب ''فعل مضارع در زبان فارسی'' فارسی قواعد کے میدان میں اپنے موضوع پر پہلی تحقیقی کتاب ہے۔ یہ کتاب اصل میں ان کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جو انھوں نے تہران یونیورسٹی سے فارسی میں ڈاکٹریٹ کے لئے لکھا تھا۔ موصوف پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کے فارسی کے استاد

اور صدر شعبہ ہیں اور ان کا شمار ان معدود ے چند پاکستانیوں میں ہوتا ہے جن کو خاص طور پر جدید فارسی پر کامل عبور حاصل ہے۔ ان کی کتاب ''فارسی کا ایرانی تلفظ،، پر کچھ عرصہ قبل ''فکر و نظر،، میں بحث کی جاچکی ہے۔ وہ فارسی متون پر تحقیق کے علاوہ کتب خانوں کی فہرست نگاری کے متخصص ہیں۔ چنانچہ انھوں نے مولوی محمد شفیع مرحوم کے کتب خانہ کی فہرست بھی تیار کی ہے۔ استاد سعید نفیسی مرحوم نے زیر نظر کتاب میں ''پیش گفتار،، کے تحت ان کی بجا طور پر تعریف کی ہے اور اس امید کا اظہار کیا ہے کہ یہ کتاب فارسی افعال سے متعلق دوسرے موضوعات پر مفصل تحقیق اور کتابوں کی اشاعت کا باعث اور محرک ثابت ہوگی۔

اس کتاب میں پانچ باب اور گیارہ فصلیں ہیں۔ پہلے باب میں دو فصلیں ہیں ۔ اس میں فعل مضارع کی لغت اور قواعد کے لحاظ سے تعریف دی گئی ہے۔ لغوی تعریف فرہنگوں اور ایران اور دوسرے ممالک میں تصنیف شدہ قواعد کی کتابوں سے جمع کی گئی ہے اور آخر میں مؤلف نے فعل مضارع کی تعریف اپنے نظریہ کے مطابق دی ہے۔ باب دوم میں بھی دو فصلیں ہیں پہلی فصل میں ''قدیم ایرانی زبانوں میں مضارع،، پر اور دوسری فصل میں ''بعض معاصر زبانوں میں مضارع،، پر بحث کی گئی ہے۔ باب سوم میں پانچ فصلیں ہیں، جن میں علی الترتیب ''مضارع کی علامت، قدما کی رائے مضارع کے اشتقاق کے بارے میں، الف۔ واو اور ی معروف کشیدہ کی حقیقت، مضارع کے اصول اور مؤلف کی رائے مضارع کے اشتقاق کے بارے میں ،، کے عنوانات کے تحت مؤلف نے بحث کی ہے۔ آخر کی تین فصلوں میں مؤلف نے بعض ایسے مطالب دئے ہیں جو آج تک فارسی کی کسی دوسری قواعد میں نہیں دئے گئے، اور فارسی سیکھنے والوں کے لئے خاص طور پر بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ باب چہارم میں دو فصلیں تھیں۔ پہلی فصل تھی ''اقسام مضارع،،

اور دوسری میں اس کے استعمال کے موارد دئے گئے ھیں۔ دوسری فصل میں مؤلف نے مضارع کے تیرہ مفہوم بیان کئے ھیں اور ان کی اسناد فارسی کی نظم و نثر سے دی ھیں۔ باب پنجم اس کتاب کا اھم ترین اور ضخیم ترین حصہ ہے اور ۲۳۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مؤلف نے فارسی کے اکثر زندہ اور مستعمل افعال کی ایک فرھنگ دی ہے اور ھر فعل کے ساتھ اس کے مضارع کی فارسی اشعار اور نثر سے سند پیش کی ہے۔ اس باب میں مؤلف نے تقریباً ۴۰ ایسے مصادر اور ان کے مضارع دئے ھیں جو فارسی کی بڑی بڑی فرھنگوں میں بھی نہیں ملتے۔

مؤلف نے اس کتاب کی تالیف میں بڑی جان فشانی سے کام لیا ہے اور اکثر قواعد، لسانیات اور فرھنگوں کے علاوہ فارسی نظم و نثر کی متعدد قدیم اور جدید کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں ۲۶ قواعد، ۱۳ فرھنگیں ۳۰ فارسی شعراء کے دواوین اور فارسی نظم کی کتابیں اور ۱۹ فارسی نثر وغیرہ کی دوسری کتابیں، ۹ فارسی کے رسالے اور اخبار اور لسانیات پر ۴ فارسی میں اور ۷ یورپی زبانوں میں کتابیں شامل ھیں۔ ان کتابوں میں سے مؤلف نے فرھنگ آنند راج، ارمغان آصفی، برھان قاطع، لغت فرس اسدی، لغت نامہ دھخدا، واژہ نامہ طبری، زلمان کی کتاب کا انگریزی ترجمہ، پال ھرن کی کتاب، داستان جم، کلیات شمس تبریز (یا دیوان کبیر)، دیوان حافظ، دیوان ناصر خسرو، دیوان نظیری، مثنوی رومی اور کلیات سعدی سے خاص طور پر استفادہ کیا ہے۔

کتاب کے آخر میں دو صفحوں میں "صواب نامہ" (یعنی غلط نامہ) کے باوجود اس کتاب میں بعض طباعت کی غلطیاں رہ گئی ھیں جو اس غلط نامہ میں شامل نہیں کی گئی ھیں مثلاً ص ۰ پر Soul of Grammar کے بجائے Soul of grammar اور Philosophy of Grammar کے بجائے Philosophy of

grammar اور ص ۹ پر دوسری سطر میں ''سپگیرد،، کے بجائے ''سپکرد،، وغیرہ۔ امید ہے کہ دوسری اشاعت کے موقع پر فاضل مؤلف اس کتاب کو صحیح تر شائع کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ فرہنگوں کی طرح اس کتاب میں بھی طباعت کی غلطیاں اس کی افادیت میں کمی کا باعث ہو سکتی ہیں۔

مختصر۔یہ کہ فاضل مؤلف نے اس کتاب کی تالیف میں واقعاً بہت کد و کاوش کی ہے اور فارسی قواعد کے میدان میں یہ کتاب ان کا ایک قابل تعریف کارنامہ اور نہایت مفید اضافہ ہے۔ امید ہے کہ موصوف اس کتاب کا اردو میں ترجمہ یا خلاصہ بھی جلد شائع کرانے کی کوشش کریں گے۔

کتاب کی ضخامت، فارسی ٹائپ میں طباعت اور اچھے کاغذ کے استعمال کے پیش نظر اس کی قیمت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے۔

(سید علی رضا نقوی)